کتاب کا عنوان:

مرد کی ادھوری کہانی

تحریر: قمر شہزادی

سنِ اشاعت: 2025

"چند سوچیں، چند احساسات... جو لفظوں میں ڈھل گئے۔"

- “وہ جس کا کوئی گھر نہیں”
- “خاموش قربانیاں، بےنام فخر”
- “جب دل مشین بن گیا"
- “مرد بھی تھکتا ہے”
- “خواب جو کبھی اُس کے نہیں ہوتے”

......وہ جس کا کوئی گھر نہیں......

سب کہتے ہیں کہ عورت کا کوئی گھر نہیں ہوتا

پہلے باپ کا گھر، پھر شوہر کا.
زندگی گزر جاتی ہے، مگر کہیں اس کا اپنا کونا نہیں بنتا۔
شاید اس لیے لوگ کہتے ہیں — عورت بے گھر ہے۔

لیکن آج میں کہنا چاہتی ہوں —
کہ اگر سچ میں کوئی بے گھر ہے،

تو وہ مرد ہے۔

وہ جو ساری عمر گھر بناتا رہتا ہے،
مگر کبھی اُس میں ٹھہر نہیں پاتا۔
صبح گھر سے نکلتا ہے، شام واپس آتا ہے،
مگر خود کہیں نہیں لوٹتا۔

عورت تو کم از کم دو گھروں کے بیچ پہچانی جاتی ہے،
پر مرد... اُس کے لیے کوئی گھر نہیں،
بس چار دیواری ہے جہاں اُس کی ذمہ داریاں رہتی ہیں۔

لوگ سمجھتے ہیں وہ خوش نصیب ہے—
کہ اُس کے نام پر گھر ہے، بیوی ہے، بچے ہیں۔
مگر کوئی نہیں جانتا،
کہ اُس گھر میں اُس کے لیے ایک لمحہ بھی صرف اُس کا نہیں۔

وہ سب کو چھت دیتا ہے،
مگر خود آسمان تلے اکیلا کھڑا رہتا ہے۔
اور شاید اسی لیے—
دنیا کے سب سے مضبوط انسان کے اندر
سب سے زیادہ خاموشی ہوتی ہے۔

......خاموش قربانیاں، بےنام فخر.....

مرد کی زندگی میں بہت

سی قربانیاں ہوتی ہیں،

مگر اُن پر کبھی اُس کا نام نہیں لکھا جاتا۔

وہ اپنا وقت دیتا ہے،

اپنی خواہشیں مارتا ہے،

اپنے خواب ادھورے چھوڑ دیتا ہے —

تاکہ کسی اور کی زندگی آسان ہو جائے۔

وہ جو اپنی پسند کی چیز خریدنے سے پہلے

بچوں کی فرمائش سوچتا ہے،

وہ جو اپنی تھکن چھپا کر

ماں، بہن یا بیوی کے چہرے پر مسکراہٹ ڈھونڈتا ہے —

وہی ہے اصل قربانی۔

دنیا کہتی ہے، "یہ تو فرض ہے مرد کا"،
مگر کسی نے یہ نہیں دیکھا
کہ اُس فرض کی قیمت اُس کا سکون ہے،
اُس کا وقت، اُس کی سانسیں۔

اور پھر بھی،
جب کوئی اُس سے کہتا ہے،
"تم نے ہمارے لیے بہت کچھ کیا"،
تو وہ صرف ہنس کر کہتا ہے،
"ارے، کچھ نہیں کیا میں نے"—
کیونکہ فخر بھی وہی چھپاتا ہے،
جیسے اپنا درد۔

مرد کی قربانیاں خاموش ہوتی ہیں،
مگر ان کی گونج بہت دور تک سنائی دیتی ہے—

بس افسوس یہ ہے کہ

دنیا نے سننا ہی چھوڑ دیا ہے۔

......جب دل مشین بن گیا......

کبھی کبھی لگتا ہے کہ مرد انسان نہیں رہا—
بس ایک مشین بن گیا ہے۔
جس کے پاس احساس ہیں،
مگر وقت نہیں۔

وہ روتا نہیں، کیونکہ رونا کمزوری سمجھا جاتا ہے۔
بولتا نہیں، کیونکہ اس کی بات "شکایت" بن جاتی ہے۔
اور مسکراتا ہے،
تاکہ کوئی اُس کے اندر کا شور نہ سن لے۔

دن گزرتے ہیں،

اور وہ خود کو احساس سے زیادہ عادت بنا لیتا ہے۔

کام، بل، ذمہ داریاں—

بس یہی اس کی سانسوں کا حساب بن جاتا ہے۔

کبھی کسی لمحے وہ آئینے میں خود کو دیکھتا ہے،

تو حیران رہ جاتا ہے—

کہ یہ چہرہ کس کا ہے؟

یہ وہی تو نہیں، جو کبھی خواب دیکھتا تھا؟

زندگی نے اُسے سکھا دیا ہے

کہ دل رکھنے سے آسان ہے دل کو بند رکھنا۔

اور شاید اسی دن سے

اس کا دل انسان نہیں،

مشین بن گیا۔

......مرد بھی تھکتا ہے.....

دنیا کو لگتا ہے کہ مرد نہیں تھکتا۔
وہ ہمیشہ مضبوط رہتا ہے،
ہمیشہ تیار، ہمیشہ قائم۔
مگر کوئی نہیں جانتا—
کہ وہ بھی تھکتا ہے،
بس کہہ نہیں پاتا۔

وہ دن رات دوڑتا ہے،
ذمہ داریوں کے پیچھے،
خوابوں کے بوجھ تلے۔

سب کو سہارنے کی کوشش میں
خود اندر سے ڈھہ جاتا ہے۔

جب وہ خاموش بیٹھتا ہے،
تو لوگ کہتے ہیں، "کیا ہوا؟ ناراض ہو؟"
کوئی نہیں پوچھتا، "تھک گئے ہو؟"

وہ مسکراہٹ میں اپنا دکھ چھپا لیتا ہے،
تاکہ کسی کو فکر نہ ہو۔
مگر اس مسکراہٹ کے پیچھے
کتنے ٹوٹے لمحے، کتنی خالی راتیں چھپی ہوتی ہیں—
یہ صرف خدا جانتا ہے۔

مرد بھی انسان ہے۔
اُسے بھی کبھی کسی کے کندھے کی ضرورت ہوتی ہے،
جہاں وہ تھوڑی دیر کے لیے

بس سر رکھ کر کہہ سکے—

"ہاں، میں بھی تھک گیا ہوں..."

.....خواب جو کبھی اُس کے نہیں ہوتے......

کبھی آپ نے اپنے گھر کے مردوں سے پوچھا ہے؟
کہ ان کے خواب کیا تھے؟
انہیں کس چیز سے خوشی ملتی ہے؟
کبھی ان کی آنکھوں میں دیکھا ہے—
کہ وہاں اب بھی کوئی خواہش بچی ہے یا نہیں؟

ہم سب ان سے کام لیتے ہیں، امیدیں رکھتے ہیں،
لیکن کبھی ان کے دل کا حال نہیں پوچھتے۔

وہ صبح نکلتے ہیں، رات لوٹتے ہیں،
اور ہم بس اتنا جانتے ہیں کہ وہ "ذمہ دار" ہیں۔

لیکن کبھی کسی نے سوچا—
کہ وہ کس کے لیے جیتے ہیں؟
کیا ان کے اپنے بھی کچھ خواب تھے،
جو شاید کبھی پورے نہ ہو سکے؟

بچپن میں شاید انہوں نے بھی کچھ چاہا ہوگا،
کچھ بننے کا، کچھ کرنے کا۔
مگر وقت نے ان سے خواب چھین لیے
اور ان کی جگہ بل، قرض، اور ذمہ داریاں رکھ دیں۔

آج اگر آپ اپنے گھر کے کسی مرد سے پوچھیں—
"آپ کو خوشی کس چیز میں ملتی ہے؟"
تو شاید وہ چپ رہ جائے۔

کیونکہ اُسے یاد ہی نہیں،
کہ اُس نے آخری بار اپنی خوشی کے بارے میں کب سوچا تھا۔

مرد خواب دیکھنا چھوڑ دیتے ہیں—
کیونکہ دنیا نے انہیں یہ سکھا دیا ہے
کہ خواب صرف اُن کے لیے ہیں
جن کے کندھوں پر بوجھ نہیں ہوتا۔

اور اس طرح،
ان کی آنکھوں میں بس ایک خالی سا سکون رہ جاتا ہے—
جو دراصل تھکن ہوتی ہے....

کتاب کا اختتام، احساس کا آغاز

یہ کتاب اُن سب مردوں کے نام
جنہوں نے زندگی کی بھاگ دوڑ میں
اپنے خواب، احساسات، اور خواہشیں کہیں کھو دی ہیں۔

کاش دنیا اُن کی خاموشیوں کو بھی سُن سکے،
اور سمجھے کہ مضبوط ہونے کا مطلب
بے حس ہونا نہیں ہوتا۔

میں نہیں جانتی کہ یہ کتاب کتنی بڑی ہے،
یا کتنے لوگ اسے یاد رکھیں گے،
لیکن اگر ایک بھی شخص
اپنے گھر کے مرد کی خاموشی کو محسوس کر لے،
تو یہی میری کامیابی ہے۔

یہ کتاب کسی کی حمایت نہیں—

بس ایک یاددہانی ہے،

کہ مرد بھی انسان ہے،

وہ بھی تھکتا ہے،

محسوس کرتا ہے،

اور کبھی کبھی...

خاموشی سے ٹوٹ بھی جاتا ہے۔

اختتام شد